قرآنی بیان

دین کو مذاق مت بناؤ!

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

02-June-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

2 جون، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

دین کو مذاق مت بناؤ!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..لوگوں میں بدترین کون...؟
- ✿..حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلام کی نصیحت
- ✿..دینی باتوں کا مذاق اُڑانا سخت ترین جرم ہے
- ✿..دُنیوی عیش و عِشرت؛ انعام یا سزا؟

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جسے کوئی سخت حاجت دَرپیش ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھے، کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضافہ کرتا ہے۔[1]

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دُعا درود و سلام | کہ رفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرود و سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 1، سورۂ بقرہ کی آیت: 14 اور 15 سننے کی سَعادت حاصِل کی، اس آیتِ کریمہ میں منافقوں کے دوغلے پَن کو بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] ...بُستان الواعظین، صفحہ: 241۔

آیتِ کریمہ کا شانِ نزول

اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ابو بکر صِدّیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہ عنہم کہیں سے گزر رہے تھے، اس وقت منافقوں کا سردار عبد اللہ بن اُبَیّ کہیں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا، اس نے جب ان حضراتِ عالی وقار کو دیکھا تو اپنے دوستوں سے بولا: اب دیکھنا میں کیسے انہیں بے وقُوف بناتا ہوں (مَعَاذَ اللہ!)۔ یہ کہہ کر جلدی سے اِن صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے قریب پہنچا، اس بدبخت نے منافقت کا اِظْہار کرتے ہوئے ❀ حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولا: خوش آمدید! ❋ آپ جنابِ صِدّیق ہیں ❋ بنو تمیم کے سردار ہیں ❋ شیخُ الْاِسلام ❋ رسولِ اکرم صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے یارِ غار ❋ اپنی جان و اپنا مال حضور صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار کرنے والے ہیں ❀ پھر اس نے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولا: خوش آمدید! ❋ آپ بنو عَدِّی کے سردار ہیں ❋ فاروق لقب ہے ❋ دِین میں بہت مضبوط ہیں ❋ اپنی جان و مال حضور صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کرنے والے ہیں ❀ اسی طرح اس نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی بھی جھوٹے مُنہ تعریفیں کیں، اس پر مولائے کائنات مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے فرمایا: اے منافق...!! اللہ پاک سے ڈَر! منافقت چھوڑ دے کہ منافق سب سے بدتَر ہیں۔ عبد اللہ بن اُبَیّ نے بڑی دِیدہ دلیری سے کہا: اے علی! آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ ہم نے بھی آپ ہی کی طرح ایمان قبول کیا ہے۔ اس گفتگو کے بعد حضرات صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان وہاں سے تشریف لے گئے، عبد اللہ بن اُبَیّ مُنافق اپنے دوستوں کے پاس گیا اَور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی بُرائی اور اپنی

مُنافقت کی تعریفیں کرنے لگا۔[1] اس پر یہ آیات اُتریں۔

آیتِ مبارکہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں۔ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:14)

یعنی یہ بدبخت مُنَافِق راہ چلتے یا ویسے کہیں سچّے، پکے، مخلص مسلمانوں سے ملتے ہیں تو:

قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ	ترجمہ کَنْزُ العرفان: کہتے ہیں: ہم ایمان لا چکے ہیں۔ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:14)

یہ بھی مُنافقوں کے نِفاق کی ایک علامت ہے، یہ لوگ بار بار قسمیں کھا کھا کر اپنے اِیمان کا لوگوں کو یقین دِلایا کرتے تھے مگر لوگوں کو ان کی قسموں کا یقین نہیں ہوتا تھا جبکہ پکّے، سچّے، مخلص مسلمان جو سچّے دِل سے ایمان لاتے ہیں، انہیں کبھی ایسی قسمیں کھانے، بار بار اپنے اِیمان کا یقین دِلانے کی ضرورت نہیں پڑتی، مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: خالِص مشک تعریف کا محتاج نہیں ہوتا، اسی طرح مخلص مسلمان کو قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی، ان کا نورِ اِیمان خود بخود اپنی جلوہ گری دکھاتا ہے۔[2] خیر! یہ مُنَافِق تھے جو صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کے سامنے اِیمان کا اِظْہار و اِقْرار کیا کرتے تھے مگر

---

1 ... تفسیرِ خازن، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:14، جلد:1، صفحہ:28 خلاصۃً۔

2 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:14، جلد:1، صفحہ:182 بتغیر قلیل۔

وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:14) ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں۔

یہاں شیاطین سے ان مُنَافقوں کے بڑے سردار اور وہ کفّار مراد ہیں، جو دوسروں کو گمراہ کرنے میں مصرُوف رہتے تھے۔[1] یہ مُنَافق بھی انہی کے اشاروں پر چلا کرتے تھے، چنانچہ جب مُنَافق اپنے ان شیطان سرداروں کے پاس جاتے تو

قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۴ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:14) ترجمہ کَنْزُ العرفان: کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں۔

یعنی اے دوستو! ہمارے ظاہِری برتاؤ سے دھوکا نہ کھانا، ہم تو مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کے لئے یہ حرکتیں کرتے ہیں، ہمارے دِل تمہارے ساتھ ہیں، مسلمانوں کے ساتھ یہ ظاہِری برتاؤ صِرف اس لئے ہے تاکہ ہم ان کے ساتھ رہیں، ان کے ساتھ مالِ غنیمت حاصِل کریں اور ان کے راز معلوم کر کے تم تک پہنچایا کریں۔[2]

اَللّٰہُ اَکْبَر! ان بدبختوں کی جرأت دیکھئے! ✿ کلمہ پڑھتے ہیں مگر کس لئے؟ بطورِ مذاق ✿ قسمیں کھا کر مسلمانوں کو اپنے اِیمان کا یقین دِلاتے ہیں، کس لئے؟ بطورِ مذاق ✿ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم درسِ زِندگی دیتے ہیں، یہ بدبخت سُنتے ہیں مگر کیسے؟ بطورِ مذاق ✿ نمازیں پڑھتے ہیں، کیسے؟ بطورِ مذاق ✿ دیگر عِبَادات کرتے ہیں، کیسے؟ بطورِ مذاق.....!! لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ!

اللہ پاک ایسے بے دِینوں کے شَر سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ ان بدبختوں نے دِین کو

---

1 ...تفسیرِ صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:14، جلد:1، صفحہ:80۔
2 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:14، جلد:1، صفحہ:182 بتغیرِ قلیل۔

مذاق بنایا، اللہ پاک فرماتا ہے:

اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ وَ یَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:15)

ترجمہ کَنزُالعرفان: اللہ ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

یہ قانونِ قُدرت ہے کہ جو جس قسم کا جُرم کرتا ہے، اسے سزا بھی اسی قسم کی دِی جاتی ہے، مُنَافقوں نے (مَعَاذَ اللہ!) دِین کو مذاق بنایا تو اللہ پاک نے انہیں سزا بھی ایسی ہی دی۔ ✿ان بدبختوں نے دِین کے مُعَاملے میں چالاکی دِکھائی، اللہ پاک نے ہر جگہ انہیں ذلیل و رُسوا کیا ✿دُنیا میں ان کی کوئی عِزّت نہ رہی ✿قبر و آخرت میں سخت رُسوائیاں اُٹھائیں گے ✿انہوں نے زبان سے کلمہ پڑھا، دِل میں کفر چھپایا، جیسے ان کا ظاہِر کچھ اَور باطِن کچھ اَور ہے، اسی طرح ان کے ساتھ اللہ پاک کا معاملہ بھی دُنیا میں کچھ اور ہے، آخرت میں کچھ اور ہو گا ✸. دُنیا میں انہیں ڈھیل دے دی گئی ✸. بظاہِر ان پر سارے اسلامی اَحْکام جاری رہے ✸. نہ ان کو مسجدوں میں آنے سے روکا گیا ✸. نہ اسلامی کاموں میں شرکت سے انہیں منع کیا گیا ✸. مرنے کے بعد کفن، دفن وغیرہ سارے اسلامی اَحْکام ان پر جاری رہے، اس سے یہ سمجھے کہ ہماری چالاکی خُوب چل گئی مگر جب قبر میں پہنچیں گے، تب رَو رَو کر کہیں گے کہ آہ! ہمیں دھوکا ہوا، ہم کچھ سمجھتے تھے، ظاہِر کچھ اَور ہوا۔[1]

اللہ پاک نے مُنَافقوں کی اس سزا کا ایک دوسرے مقام پر یُوں ذِکر فرمایا:

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ

ترجمہ کَنزُالعرفان: جس دن منافق مرد اور منافق

1... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:15، جلد:1، صفحہ:185-186 خلاصۃً۔

اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًاؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُؕ﴿۱۳﴾ (پارہ:27، سورۂ حدید:13)	عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہم پر نظر کر دو ہم تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں، کہا جائے گا: تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ تو وہاں نور ڈھونڈو، جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا جس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہو گا۔

یہ روزِ قیامت کا منظر ہے، یعنی جب قیامت کا ہولناک دِن آئے گا، مخلص مسلمان اس دِن کامیاب ہوں گے، پُل صراط سے گزرتے وقت ان کے اِیْمان اور نیک اَعْمال کا نُور انہیں گھیر لے گا، مخلص مسلمان اس نُور کی روشنی میں چلتے ہوئے پل صراط پار کر لیں گے، تب منافق انہیں پُکاریں گے: اے مسلمانو! ہم پر بھی ایک نظر کر دو تاکہ ہم تمہارے نُور سے کچھ روشنی حاصِل کریں اور پل صراط پار کر کے جنّت میں پہنچ جائیں۔ انہیں کہا جائے گا: تم جہاں سے آئے ہو، وہیں جا کر نُور تلاش کرو! مُنَافِق نُور کی تلاش میں نکلیں گے، انہیں کہیں نُور نہ ملے گا، پھر مسلمانوں کی طرف لوٹیں گے، اس وقت ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک دِیوار کھڑی کر دی جائے گی، اس دِیوار کے اندر کی جانِب جنّت اور باہَر عذاب ہو گا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے مُنَافقوں کا بُرا کردار کہ یہ بدبخت دِین کو مذاق بناتے ہیں، دِل میں کفر چھپا کر زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور یہ ہے ان کے بُرے اَعْمال کی

1 ... تفسیرِ مدارک، پارہ:27، سورۂ حدید، زیرِ آیت:13، جلد:3، صفحہ:436 خلاصۃً۔

دردناک سزا کہ انہیں دُنیا، قبر، قیامت ہر جگہ ذلیل ورُسوا کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں اِیْمان کی سلامتی نصیب فرمائے، کفر سے، نِفَاق سے اور ہر طرح کے گُناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر دَم ابلیس پیچھے لگا ہے | حِفظِ اِیمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم اَمنِ روزِ جزا کی | میرے مولیٰ! تُو خیرات دیدے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ سے ملنے والے اَسْباق

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:1، سورۂ بقرہ کی ان دو آیات (آیت:14 اور 15) سے ہمیں کئی سبق سیکھنے کو ملتے ہیں:

(1): دو چہروں والا مت بنیئے!

پہلا سبق تو یہ حاصِل ہوا کہ ہمیں ظاہِر میں، باطِن میں، لوگوں کے سامنے اور ان کی پیٹھ پیچھے ایک جیسا رہنا چاہیئے۔ یہ مُنَافقوں کا بُرا وَصْف ہے کہ یہ بدبخت لوگ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے سامنے اُن کی تعریفیں کرتے تھے، مخلص مسلمان ہونے کی قسمیں کھایا کرتے تھے مگر پیٹھ پیچھے دِین کا مذاق بھی اُڑاتے تھے اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی بُرائیاں بھی کیا کرتے تھے۔

لوگوں میں بدترین کون...؟

یہ بہت ہی بُرا وَصْف ہے، ہمیں ہر دَم اس سے بچتے رہنا چاہیئے۔ صحابیٔ رسول،

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:124-125۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں میں بدتَرِین بندہ ذُوالْوَجْہَیْن (یعنی 2 چہروں والا) ہے، جو ایک کے پاس ایک چہرے سے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔(1) ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک جو دُنیا میں 2 چہروں والا ہو، روزِ قیامت جہنّم میں اس کی 2 زبانیں ہوں گی۔(2)

پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنے کا وبال

افسوس! آج کل مُعاشرے میں یہ بات بہت عام ہو گئی، لوگ سامنے بھلے ہی تعریفیں کر رہے ہوں مگر پیٹھ پیچھے دوسروں کی بُرائیاں کرتے ہیں۔ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم بار گاہِ رسالت میں حاضِر تھے، اسی دوران ایک آدمی وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا، اس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس کی بُرائی کی تو رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خِلال کرو! اس نے عرض کی: کس وجہ سے خِلال کروں، میں نے گوشت تو نہیں کھایا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک تُو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی غیبت کی) ہے۔(3)

پیارے اسلامی بھائیو! بہت افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہاں یہ انداز پایا جاتا ہے، جب کسی سے ملتے ہیں یا کوئی مجلس میں بیٹھا ہو تو اس کے ساتھ بڑی میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں لیکن جب وہ اُٹھ کر چلا جائے تو اس کی بُرائیوں اور غیبتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے،

---

1 ... بخاری، کتاب الاحکام، باب مایکرہ من ثناء السلطان...الخ، صفحہ: 1741، حدیث: 7179۔
2 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی ذی الوجہین، صفحہ: 764، حدیث: 4873۔
3 ... معجمِ کبیر، جلد: 5، صفحہ: 75، حدیث: 9947۔

مثلاً کہتے ہیں: ❁ یار! وہ گیا، جان چھوٹی ❁ اس نے تو بَور کر دیا تھا ❁ ڈیڑھ ہشیار ہے ❁ ذرا لچا، ٹیڑھا ہے۔[1]

یاد رکھئے! پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنے کا یہ انداز غیبت ہے اور غیبت انتہائی نقصان دِہ بیماری ہے ❁ غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ❁ غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے ❁ بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی ❁ غیبت نیکیوں کو جلا دیتی ہے ❁ غیبت کرنے والا اگر توبہ کر بھی لے، تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہو گا، **الغرض غیبت گُناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔**[2]

تُو غیبت کی عادت چُھڑا یااِلٰہی! | بُری بیٹھکوں سے بچا یااِلٰہی!
ہو بیزار دِل تہمتوں، چغلیوں سے | مجھے نیک بندہ بنا یااِلٰہی![3]

بہر حال! **پیارے اسلامی بھائیو!** ہمیں ظاہِر و باطن میں ایک جیسا ہی بن کر رہنا چاہیے، جس طرح لوگوں کے سامنے میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں، ایسے ہی پیٹھ پیچھے بھی اُن کی تعریف ہی کریں ورنہ خاموشی اِختیار کر لیں۔ یہ تو صِرف غیبت کی بات ہے، ہمیں ہر اعتبار سے ہی ظاہِر و باطن کے تضاد سے بچنا چاہیے۔

حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کا شَرَف مِلا، آپ نے عرض کیا: عالی جاہ! مجھے نصیحت فرمائیے! حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلَام نے

---

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ: 40 ملتقطاً۔
2 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ: 26 ملتقطاً۔
3 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ: 41۔

فرمایا: اِیَّاكَ یَاعُمَر! اَنْ تَكُوْنَ وَلِیًّا لِّلّٰهِ فِی الْعَلَانِیَةِ وَعَدُوًّا لَهٗ فِی السِّرِّ یعنی اے عمر! اس بات سے بچنا کہ تُو لوگوں کے سامنے تو اللہ پاک کا دوست ہو مگر تنہائی میں اس کا دُشمن بن جائے (یعنی جس طرح لوگوں کے سامنے نیکیاں کرتے ہو، ایسے ہی تنہائی میں بھی نیکیاں ہی کرنا، تنہائی میں گُناہوں کا بازار گرم مت کرنا)، بے شک جس کا باطِن اُس کے ظاہِر سے مختلف ہو، وہ مُنافِق (عملی) ہے۔ یہ سُن کر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تَر ہو گئی۔[1]

اللہ پاک ہمیں ظاہِر و باطن میں ایک جیسا بننے، تنہائی میں بھی، لوگوں کے سامنے بھی ہر جگہ نیکیاں ہی نیکیاں کرنے، گُناہوں سے ہر دَم بچتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہوں بظاہِر بڑا نیک صُورت
کر بھی دے مجھ کو اب نیک سِیرت
ظاہِر اچھا ہے، باطِن بُرا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
دَردِ عصیاں مِٹا یا اِلٰہی!
دیدے کامِل شفا یا اِلٰہی!
تجھ سے بیمار کی اِلتجا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): دِین کو مذاق مت بناؤ!

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا سبق جو ان آیاتِ کریمہ سے ہمیں سیکھنے کو مِلا وہ یہ ہے کہ دِین کو مذاق بنانا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور دِینی راہنماؤں کا مذاق اُڑانا مُنَافقوں کا کام

---

1 ...تَنْبِیْهُ الْمُغْتَرِّیْن، صفحہ: 35 ملتقطاً۔

2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 135-136 ملتقطاً۔

ہے۔یہی وہ بد بخت ہیں جو کلمہ بھی پڑھتے تھے، نمازیں بھی پڑھتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی جھوٹے مُنہ تعریفیں بھی کرتے تھے، پھر اپنی نجی مجلسوں میں کہتے تھے:

اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:14)	ترجمہ کَنزُ العرفان: ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ایسی بد تمیزی سے ہمیشہ دُور رہیں۔

دِینی باتوں کا مذاق اُڑانا سخت ترین جرم ہے

یاد رکھئے! دِینی باتوں کا مذاق اُڑانا انتہائی سخت جُرم ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا شَیۡـَٔا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ؕ﴿۹﴾ (پارہ:25، سورۂ جاثیہ:9)	ترجمہ کَنزُ العرفان: اور جب اسے ہماری آیتوں میں سے کسی کا علم ہوتا ہے تو اسے ہنسی بنا لیتا ہے، ان کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے۔

اذان کا مذاق اُڑانے والے کا بُرا انجام

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا نَادَیۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوۡهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:58)	ترجمہ کَنزُ الایمان: اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نِرے بے عقل لوگ ہیں۔

مُفَسِّرِیْنِ کرام فرماتے ہیں: مدینۂ پاک میں ایک غیر مُسلِم تھا، جب مُؤَذِّن اذان میں

اَشْھَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہتا تو یہ بدبخت اذان کا مذاق اُڑاتے ہوئے بولتا: جل جائے جھُوٹا۔ اس کی اس گستاخی کی سزا اسے یُوں ملی کہ ایک مرتبہ اس کا خادِم رات کو آگ لایا، گھر میں سب سو رہے تھے، اچانک آگ سے ایک شرارہ اُڑا، جس سے پُورے گھر کو آگ لگ گئی، یُوں وہ غیر مسلم اور اس کا پُورا گھر جَل گیا۔[(1)]

اذان کا گستاخ موت کے گھاٹ اُتر گیا

اسی طرح ہمارے مُلکِ عزیز پاکستان کا ایک واقعہ ہے، ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینا تھا، ان مبارک گھڑیوں میں کچھ مغربی تہذیب کے دِلدادہ نام نہاد مسلمان اپنے غیر مسلم دوستوں کے ساتھ اسلام آباد کے مارگلہ ٹاور میں پہنچے۔ افسوس! ان نادانوں کو ماہِ رمضان کے تقدُّس کا بھی کچھ خیال نہ آیا اور انہوں نے احترامِ رمضان کو بالکل بُھلا کر شراب پی اور ناچ رنگ کی محفل میں مشغول ہو گئے، یہ نادان اپنے انجام سے بے خبر گُناہوں میں مشغول ہی تھے کہ اچانک خوفناک زلزلہ آیا جس نے ان عیش پرستوں کی ساری سرمستیوں کو خاک میں مِلا کر رکھ دیا۔ بعد میں مارگلہ ٹاور کے ملبے سے ایک شخص کا کٹا ہوا سَر مِلا، دھڑ نہ مِل سکا، یہ جس کا سَر تھا، اس کے بعض جاننے والوں نے بتایا کہ یہ **بدنصیب شخص اذان کی بے ادبی کیا کرتا تھا، جب اذان شروع ہوتی تھی تو گانوں کی آواز مزید اُونچی کرلیتا تھا۔ (اللہ پاک کی پناہ!)**

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تاب ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❶... تفسیرِ خازن، پارہ: 6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت: 58، جلد: 2، صفحہ: 57۔

مذاق میں بولے جانے والے کفریہ کلمات

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دِین کا یا دِینی شِعائر (مثلاً جنّت و دوزخ، اذان و نماز وغیرہ) کا مذاق بنانا نہایت خوفناک جُرم ہے مگر افسوس...!! آج کل یہ بیماری بھی ہمارے مُعاشرے میں پھیلتی جارہی ہے، عِلْمِ دین کی بہت کمی ہے، مسلمان کہلانے والے بھی دِینی معلومات کی کمی کے سبب باتوں باتوں میں دِین کا مذاق اُڑا بیٹھتے ہیں ❁ آپس میں ہنسی مذاق کرتے ہوئے ❁ ایک دوسرے کو چٹکلے سناتے ہوئے (مَعَاذَ اللہ!) ❁ کبھی اللہ پاک کی توہین کرتے ہیں ❁ کبھی جنّت و دوزخ کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ❁ کبھی فرشتوں اور جنّتی حُورَوں کا مذاق بنایا جاتا ہے۔ ایسے بہت سارے کفریہ جملے ہیں جو لوگ مذاق مذاق میں بول جاتے ہیں، مثلاً ❁ فُلاں کی حرکتوں سے تو اللہ پاک بھی پریشان ہے (یہ کفریہ جملہ ہے) ❁ زبان دراز کو کہہ دیتے ہیں: خُدا تمہاری زبان کا مقابلہ نہیں کر سکتا، میں کیسے کروں؟ (یہ بھی کفریہ جملہ ہے)(1) ❁ اسی طرح رِشْوَت وغیرہ حرام کمائی کو کبھی مذاق میں کہہ دیتے ہیں: هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ﵜ (ترجمہ کَنْزُ العرفان: یہ میرے رب کے فضل سے ہے(2)) یہ بھی کفریہ جملہ ہے ❁ کوئی طبیعت پوچھے تو بعض بے باک کہہ دیتے ہیں: نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ ٹِھیک یہ بھی کفریہ جملہ ہے کہ اس میں قرآنی آیت: نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ کا مذاق اُڑایا گیا ہے۔(3) ❁ بعض بے باک نوجوان کہتے ہیں: اچھا ہے، جہنّم میں جائیں گے، فلمی اداکار بھی تو وہیں ہوں گے، یہ بھی کفریہ جملہ ہے۔(4) ایسے ہی اور بہت سارے کفریہ جملے ہیں جو مذاق میں بولے جاتے ہیں۔

1 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ: 132و135۔
2 ...پارہ: 19، سورۂ نمل، آیت: 40۔
3 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ: 180و182 ملتقطاً۔
4 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ: 499۔

اللہ پاک ہمیں ایسی بے باکیوں سے محفوظ فرمائے۔

ایماں پہ رَبِّ رحمت! دیدے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[1]

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**۔ یہ کِتَاب تو ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے، اس میں عام طَور پر بولے جانے والے بہت سارے کفریہ کلمات کی معلومات ہیں۔ یہ کِتَاب لازمی حاصِل کیجئے! اسے پڑھیئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ایمان کی حفاظت کا ذہن بن جائے گا۔

(3): مہلت سے فائدہ اُٹھایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ کریمہ سے تیسرا سبق جو ہمیں سیکھنے کو مِلا وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے منافقوں کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:15)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

معلوم ہوا؛ اس دُنیا میں گُناہوں اور بُرائیوں کے باوُجُود مہلت مِل جانا بھی ایک سزا ہے، بدبخت ہے وہ بندہ جو اس مہلت سے دھوکا کھاتا ہے اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو مہلت سے فائدہ اُٹھا کر توبہ کا راستہ اِختیار کرلیتا ہے۔ مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تُو مَشَوْ مَغْرُور بَر حِلْمِ خُدا
دَیْر گِیْرَد سَخْت گِیْرَد مَرتُرا

مفہوم: یعنی اللہ پاک حِلْم والا ہے، اُس کے حِلْم کو دیکھ کر مغرور مت ہو جانا کہ اللہ پاک اگرچہ

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

گُناہوں پر فوراً پکڑ نہیں فرماتا لیکن جب پکڑ فرماتا ہے، سختی سے فرماتا ہے۔

دُنیوی عیش و عشرت؛ اِنعام یا سزا...؟؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ قانُونِ قُدرت ہے، گُناہوں پر فوراً پکڑ نہیں ہوتی، مہلت دی جاتی ہے، قرآنِ کریم میں گزشتہ قوموں کے متعلق اِرشاد ہوا:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ(۴۴)
(پارہ:7، سورۂ انعام:44)

ترجمہ کَنْزُالعرفان: پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں۔

اللہ! اللہ! ❁ پچھلی اُمّتوں کی طرف نبی بھیجے گئے ❁ انبیائے کرام علیہم السّلام نے انہیں نصیحت فرمائی مگر انہوں نے بھلا دی ❁ انہیں اِیمان قبول کرنے کی دعوت دی گئی، انہوں نے نہ مانا ❁ انہیں نیک اَعْمال کی نصیحت کی گئی، انہوں نے تَوَجُّہ نہ کی ❁ انہیں عِبادت کی ترغیب دِلائی گئی، انہوں نے نصیحت نہ مانی، اُلٹا گُناہوں کا بازار گرم کئے رکھا... پھر کیا ہوا؟ کیا اِن پر آسمان سے پتھر برسے؟ کیا یہ زمین میں دھنس گئے؟ نہیں...!! بلکہ

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍؕ

ان کے لئے ہر طرح کی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے، ان کے پاس مال و دولت، دُنیوی عیش و عشرت کی کوئی کمی نہ رہی، اب چاہئے تھا کہ یہ اللہ پاک کی اس مہلت سے فائدہ اُٹھاتے، انہیں گُناہوں کے باوُجُود نعمتیں دی جارہی تھیں، چاہئے تھا کہ یہ ڈر جاتے، جذبۂ شکر سے سَر جھکا لیتے مگر اَفسوس! یہ پہلے سے زیادہ غفلت میں پڑے، فخر و

تکبر کا شکار ہوئے، پھر کیا ہوا؟

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

ان پر اچانک عذاب آیا، اللہ پاک کا قہر برسا اور یہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔

مہلت سے فائدہ اُٹھا لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر ہے، اللہ کریم اپنے بندوں کو مہلت دیتا ہے ❁ نمازِ فجر ادا نہیں کی، پھر بھی دِن اچھا گزر گیا، یہ مہلت ہے ❁ رات کو فلمیں دیکھتے دیکھتے سوئے، صبح پھر بھی تندرست اُٹھے، یہ مہلت ہے ❁ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اور بڑی بیباکی سے کہتے ہیں: مِیاں جھوٹ نہ بولیں تو کاروبار نہیں چلتا (اَسْتَغْفِرُ اللہ!)، غور کرنا چاہئے! اللہ پاک کی نافرمانی کی، دُکان پھر بھی اچھی چل رہی ہے، یہ اللہ پاک کی دِی ہوئی مہلت ہے ❁ ہاتھ گُناہ کی طرف بڑھتے ہیں، پھر بھی سلامت رہتے ہیں ❁ کان گُناہوں بھری باتیں سُنتے ہیں مگر سننے کی طاقت چھن نہیں جاتی ❁ آنکھ بُرائی دیکھتی ہے، اندھی نہیں ہوتی ❁ پاؤں بُرائی کی طرف بڑھتے ہیں، پھر بھی سلامت رہتے ہیں ❁ زبان سے جھوٹ، غیبت، چغلی، نہ جانے کیسے کیسے گُناہ کئے جاتے ہیں، اس کے باوُجود بولنے کی طاقت بحال رہتی ہے ❁ غرض؛ ہم دِن رات اللہ پاک کی نافرمانیاں کرتے ہیں ❁ سر سے لے کر پاؤں تک گُناہوں کی گندگی میں لتھڑے پڑے ہیں، اس کے باوُجود زمین پھٹتی نہیں، آسمان سے پتھر نہیں برستے...!! یہ اللہ پاک کی دِی ہوئی مہلت ہے۔

❁ ہمارے جسم میں رُوح موجود ہے ❁ سانس چل رہی ہے ❁ 3 وقت کا کھانا مِل رہا ہے ❁ رات کو چین کی نیند آجاتی ہے، یہ سب نعمتیں ہیں، ہمارے گُناہوں کے باوُجود ہمیں دِی

جارہی ہیں، یہ مہلت ہے، ہمیں اس مہلت سے فائدہ اُٹھانا چاہئے، آہ! جلد...!! بہت جلد مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لے آئیں گے، رُوح کھینچ لی جائے گی، ہمیں آخری ہچکی آ ئے گی اور یہ مہلت ختم ہو جائے گی، پھر جلد ہی غسّال کو بُلا لیا جائے گا، ہمیں آخری غسل دے کر کفن پہنا دیا جائے گا، پھر جلد ہی اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے۔ پھر ہم توبہ کرنا چاہیں گے مگر مہلت ختم ہو چکی ہو گی، ہم نیک کام کرنا چاہیں گے مگر مہلت نہیں دی جائے گی، ہم واپس دُنیا میں آنے کی خواہش کریں گے مگر یہ تمنّا پُوری نہیں کی جائے گی۔

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

موت نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک مغرور آدمی اپنے بند کمرے میں تھا، اچانک ایک شخص کمرے میں داخِل ہوا اور اس مغرور آدمی کی طرف لپکا، اُس مغرور نے چِلّا کر کہا: تم کون ہو؟ اور تمہیں اندر آنے کی اجازت کس نے دِی؟ آنے والا شخص بولا: مجھے اِس گھر کے مالک نے اجازت دی اور میں وہ ہوں جسے کوئی دربان نہیں روک سکتا، مجھے بادشاہوں سے بھی اجازت لینے کی ضَرورت نہیں ہوتی، نہ مجھے کسی کا دبدبہ ڈرا سکتا ہے، نہ ہی مجھ سے کوئی مغرور و سرکش بچ سکتا ہے۔ یہ سُن کر وہ مغرور آدمی خوف سے تھرّاتا ہوا منہ کے بَل گر پڑا، پھر انتہائی ذِلّت کے ساتھ منہ اُٹھا کر بولا: آپ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام معلوم ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں مَلَکُ الْمَوت ہوں۔ اُس نے عرض

کیا: کیا مجھے مہلت مل سکتی ہے تاکہ توبہ کرکے نیکیوں کا عہد کروں؟ فرمایا: نہیں، تمہاری سانسیں پورے ہوچکی ہیں۔ بولا: مجھے کہاں لے جائیں گے؟ فرمایا: اُس مقام پر جہاں تُو نے اعمال بھیجے ہیں اور اُس گھر کی طرف جو تُو نے تیّار کیا ہے۔ بولا: افسوس! میں نے نہ کوئی نیکیاں آگے بھیجی ہیں نہ ہی کوئی اچھا گھر تیار کیا ہے۔ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: پھر تو تجھے اُس بھڑکتی آگ کی طرف لے جایا جائے گا جو تیرا گوشت پوست نوچ لے گی۔ یہ کہہ کر مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی روح قبض کرلی اور وہ مُردہ ہو کر گر پڑا۔ (1)

جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر — اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر — یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے پاس مہلت کے دِن ہیں، ہمیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہیے، وہ مُنَافِق تھے کہ انہیں مہلت دی گئی مگر انہوں نے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ غفلت و سرکشی میں مزید آگے بڑھتے چلے گئے، ہم الحمد للہ! مسلمان ہیں، ہمارے دِلوں میں اِیمان کا نُور موجود ہے، ہمیں چاہیے کہ غفلت سے بیدار ہوں، مہلت کے دِنوں کا فائدہ اُٹھائیں، گُنَاہوں سے سچّی پکّی توبہ کریں اور آیندہ نیک کاموں میں زندگی گزارنے کی پُوری کوشش شروع کردیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! — صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(1) ... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، باب الثالث فی سکرات الموت... الخ، جلد:4، صفحہ:567 خلاصۃً۔

نیک اعمال (Naik Amal) موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال (Naik Amal)**۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس ایپلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لئے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ✿ اس کو 6 مختلف زبانوں ✿ انگریزی ✿ اردو ✿ ہندی ✿ بنگلہ ✿ گجراتی اور ✿ سندھی میں استعمال کیا جاسکتا ہے ✿ اس میں مختلف نیک اَعمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ✿ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعمال کا جائزہ لیجئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! ایک شرعی مسئلہ سنتے ہیں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلطی کی نشاندہی)

مسئلہ: جس جگہ میت کو غسل دیا جائے اس جگہ اگر بتی یا موم بتی جلانا ضروری نہیں۔

وضاحت: عوام میں مشہور ہے کہ جس جگہ میت کو غسل دیا جائے وہاں 40 دن تک اگر بتی جلانا چاہیے، ایسا نہیں ہے۔ جس جگہ میت کو غسل دیا جائے وہاں بلا ضرورت ایک لمحے کے لئے بھی اگر بتی یا شمع وغیرہ جلانا، بلاوجہ مال ضائع کرنا ہے، جو کہ جائز

نہیں۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ یعنی رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا۔[2] ہاں! اس سوچ کے تحت نہیں بلکہ ویسے ہی خوشبو حاصِل کرنے کے لئے غسلِ میّت والی جگہ پر یا کہیں اَور اگر بتّی جلائیں تو اس میں حرج نہیں۔

اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا عَلِیْمُ

جو کوئی یَا عَلِیْمُ بہت زیادہ پڑھے گا، اللہ پاک اس کو دین و دنیا کی معرفت عطا فرمائے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم![3]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... فتاویٰ اہلسنت، فتویٰ نمبر: Web-724، تاریخ اِجرا: 20 ربیع الثانی 1444ھ / 16 نومبر 2022ء

2 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقۃ الا عن ظہر غنی، صفحہ: 399۔

3 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 249۔